قادیانی کے ساتھ مل کر کاروبار کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Lar-7700 تاریخ: 11-07-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی مسلمان شخص کا کسی قادیانی شخص سے مل کر کاروبار کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسلمان کا کسی قادیانی شخص سے مل کر کاروبار کرنا، ناجائز وحرام ہے کہ قادیانی کافر ومرتد ہیں اور مرتد سے کسی طرح کا معاملہ کرنا، جائز نہیں۔

صحیح مسلم میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إیاکم وإیاهم، لا یضلونکم، ولا یفتنونکم" یعنی: ان سے دور بھاگو، انہیں دور رکھو، تاکہ وہ تمہیں نہ گمراہ کریں، نہ فتنہ میں ڈال سکیں۔

(صحیح المسلم، باب فی الضعفاء، جلد1، صفحہ12، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "قادیانی مرتد ہیں، ان کے ہاتھ نہ کچھ بیچا جائے، نہ ان سے خریدا جائے، ان سے بات ہی کرنے کی اجازت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "ایاکم وایاھم" ان سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور رکھو۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ598، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں:"کافر اصلی غیر مرتد کی وہ نوکری جس میں کوئی امر ناجائز شرعی کرنا نہ پڑے جائز ہے اور کسی دنیوی معاملہ کی بات چیت اس سے کرنا اور اس کے لئے کچھ دیر اس کے پاس بیٹھنا بھی منع نہیں اتنی بات پر کافر بلکہ فاسق بھی نہیں کہا جا سکتا، ہاں مرتد کے ساتھ یہ سب باتیں مطلقاً منع ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ591، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

اسی فتاوی رضویہ میں ہے:"مرتد کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا جائز نہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سوئر کے سمجھیں: قال اللہ تعالیٰ ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ ترجمہ: جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا، تو وہ یقیناً انہی میں سے ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ320، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

25شوال المکرم1439ھ/11جولائی2018ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے